[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R
از عدالت عظمی

# یونین آف انڈیا اور دیگران

## بنام

# اے ۔جے۔ فابیان

9 دسمبر 1996

[ کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز ]

ملازمت قانون – پنشن – ریلوے ملازم – تنخواہ – پراویڈنٹ فنڈ اسکیم سے پنشن اسکیم میں تبدیل ہونا – ملازم کو چھ بار دیا گیا انتخاب اس نے فائدہ نہیں اٹھایا – ملازم کی طرف سے اسے پنشن اسکیم کا انتخاب کرنے کی اجازت دینے کے لئے بہت طویل عرصے کی درخواست کے بعد – کو مسترد کرنا درخواست – ٹریبونل کے ذریعہ ملازم کی طرف سے دائر کی گئی درخواست – یونین آف انڈیا کے ذریعہ اپیل کو ترجیح دی گئی – زیر حراست ملازم پنشن اسکیم سے فائدہ اٹھانے کا حقدار نہیں تھا – ٹریبونل کا حکم کالعدم

کرشن کمار اور دیگر وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1990] 3 ایس سی آر 352، پر انحصار کیا۔

ڈی ایس نکارا اور دیگر بنام یونین آف انڈیا، [1983] 1 ایس سی سی 305 اور وی کے راما مورتی بنام یونین آف انڈیا اور دوسرا [1996] ضمیمہ 4 ایس سی آر 583، حوالہ دیا گیا۔

پی لکشمن راؤ بنام یونین آف انڈیا، ایس ایل پی (سی) نمبر 17730 / 95 جس کا فیصلہ عدالت عظمیٰ نے 2.4.1996 پر کیا، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 16861 آف 1996۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرنا کولم، کیرالہ کے 1995 کے او۔اے نمبر 686 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے این این گوسوامی، اے ڈی این راؤ اور اروند کے آر شرما

جواب دہندہ کے لیے مسز کے سرادا دیوی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرنا کولم بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 29 ستمبر 1995 کو او اے نمبر 686 / 95 میں منظور کیا گیا تھا۔

جواب دہندہ ریلوے کا ملازم تھا۔وہ 21 اپریل 1972 کو چیف انسپکٹر آف کمیونیکیشن کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ پروویڈنٹ فنڈ اسکیم سے پنشن اسکیم میں تبدیل ہونے کے نتیجے میں ملازمین کو اختیارات دیے گئے تھے۔درحقیقت مدعا علیہ کو چھ بار انتخاب دیا گیا تھا،لیکن اس نے اس کا فائدہ نہیں اٹھایا۔تاہم، 19 دسمبر 1993 کو ایک درخواست دائر کی گئی تھی جس میں اپیل گزاروں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اسے پنشن اسکیم کا انتخاب کرنے کی اجازت دیں جسے حکومت نے 19 جنوری 1994 کے حکم نامے کے ذریعے مسترد کر دیا تھا۔اس کے بعد مدعا علیہ نے ٹریبونل میں او اے دائر کیا جس نے اعتراض شدہ حکم میں او اے میں سی اے ٹی، بمبئی بنچ کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے درخواست کی اجازت دی ہے جس کے خلاف ایس ایل پی نمبر 5973 / 88 دائر کیا گیا تھا اور اسے اس عدالت نے محدود مدت میں خارج کر دیا تھا۔تنازعہ اب ریز انٹیگرا نہیں ہے۔کرشنا کمار اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1990] 3 ایس سی آر 352 میں اس عدالت کی ایک آئینی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ چونکہ پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کے ساتھ ریٹائر ہونے والوں اور پنشن اسکیم کے حامل افراد کی تنخواہ کے پیمانے ایک جیسے نہیں ہیں، اس لیے پنشن اسکیم کے فوائد میں توسیع کے معاملے میں کوئی امتیازی سلوک نہیں ہے کیونکہ انہوں نے مقررہ وقت کے اندر اختیار کا استعمال نہیں کیا۔پنشن اسکیم تیار کیے جانے اور علاج سے فائدہ اٹھانے میں ناکامی کے بعد ریٹائرڈ ملازمین کو اختیارات دیے جانے کی وجہ سے وہ پنشن کے فائدے کے لیے واپس آنے کے حقدار نہیں ہیں۔یہ قرار دیا گیا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی نہیں ہے۔اس عدالت نے ڈی ایس نکارا اور دیگر بنام یونین آف انڈیا، [1983] 1 ایس سی سی 305 میں آئینی بنچ کے فیصلے کو ممتاز کیا تھا اور اسی کے مطابق اپیل کی اجازت دی تھی اور کہا تھا کہ وہ ان فوائد کے حقدار نہیں ہیں۔اسی سوال پر اس عدالت نے وی کے راما مورتی بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1996] ضمیمہ 4 ایس سی آر 583 میں دوبارہ غور کیا۔اس میں اس عدالت نے پورے مقدمے کے قانون کا جائزہ لیا اور اس طرح فیصلہ دیا :

"اس عدالت مذکورہ بالا فیصلوں کے سلسلے کے پیش نظر نکارا کے معاملے کی وضاحت اور امتیاز کرتے ہوئے یہ نتیجہ ناقابل تلافی ہے کہ درخواست گزار جو سال 1972 میں ریٹائر ہوا تھا اور اس نے پنشن اسکیم میں آنے کے اپنے اختیار کا استعمال نہیں کیا تھا حالانکہ اسے چھ مواقع دیے گئے تھے، وہ اس مدت میں پنشن اسکیم کا انتخاب کرنے کا حقدار نہیں ہے۔گھنشم داس کیس کا فیصلہ جس پر درخواست گزار کے وکیل نے انحصار کیا، ٹریبونل نے نکارا کے کیس پر بھروسہ کیا اور اس بات پر غور کیے بغیر راحت دی کہ نکارا کے فیصلے کو کرشینا کمار کے اس آئینی بنچ کے کیس اور اوپر مذکور دیگر مقدمات میں ممتاز قابل ہے۔لہذا، ٹریبونل کے مذکورہ فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت عرضی کو خارج کرنا، کرشنا کمار کے معاملے میں جو کہا گیا ہے، اس کے پیش نظر، اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون نہیں مانا جا سکتا۔اس عدالت کا دوسرا فیصلہ، آر سبرامنیم (1993 کی عرضی درخواست (دیوانی) نمبر 881) کے معاملے میں عدالت نے محض گھنشم داس معاملے میں ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت عرضی کو خارج کرنے پر انحصار کیا اور معاملے کو نمٹا دیا اور اس لیے اسے بھی قانون کے کسی بھی سوال پر فیصلہ نہیں مانا جا سکتا۔

اس کے مطابق عرضی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔

مدعاعلیہ کی وکیل محترمہ سارداد یوی کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ کرشینا کمار کے معاملے میں اس عدالت نے بمبئی بنچ کے فیصلے کو برقرار رکھا تھا جس کے بعد ایرنا کولم بنچ نے فیصلہ دیا تھا اور اس لیے ٹریبونل کی طرف سے لیا گیا نظریہ قانونی طور پر درست ہے۔ہم دلیل کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔اس عدالت نے قانون ترتیب دیتے ہوئے اس فیصلے کو صرف حقائق پر ممتاز کیا،لیکن اس کا یہ کہنا نہیں ہے کہ بمبئی بنچ کی طرف سے ظاہر کردہ رائے کو اس عدالت نے کرشنا کمار کے معاملے میں منظور کیا تھا۔لہذا،اس پر عمل کرنے کی کوئی بنیاد نہیں بنتی ہے۔دوسری طرف، کرشنا کمار کا تناسب ٹریبونل کو آرٹیکل 141 کے تحت قانون کے طور پر پابند کرتا ہے اور اس پر عمل کیا جانا چاہیے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ مدعاعلیہ کی موت ہوگئی ہے اور ریٹائرڈ کے قانونی نمائندے فوائد کے حقدار ہوں گے،اس لیے یہ مداخلت کا مقدمہ نہیں ہوگا۔اس کی حمایت میں،وہ 2 اپریل 1996 کو پی لکشمن راؤ بنام یونین آف انڈیا کے عنوان سے سی اے ایس ایل پی (سی) نمبر 17730 / 95 میں اس عدالت ذریعے منظور کردہ حکم پر انحصار کرتی ہے۔اس معاملے میں یونین کے وکیل کی طرف سے دی گئی رعایت کی بنیاد پر وہ حکم منظور کیا گیا۔ان حالات میں،ہم یہ نہیں سوچتے کہ جواب دہندہ کو اسی فائدے کا حق حاصل ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔ٹریبونل کا حکم الگ رکھا جاتا ہے،لیکن حالات میں،بغیر کسی اخراجات کے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document